حاجی عطا او گلے سے بات چیت

[جناب حاجی عطا او گلے اُزبکستان میں "حزبِ نہضتِ اسلامی" کے امیر ہیں۔ چند ماہ پہلے اُن کا ایک انٹرویو پندرہ روزہ "امپیکٹ" (لندن) میں شائع ہوا تھا۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔]

حزبِ نہضتِ اسلامی کا پس منظر کیا ہے؟

یہ فیصلہ ۹ جون ۱۹۹۰ء کو استر خان میں منعقدہ ایک اجلاس میں کیا گیا تھا کہ "حزبِ نہضتِ اسلامی" کی تشکیل کا اعلان کیا جائے۔ اس کے بعد ماسکو سے پورے سوویت یونین کی بنیاد پر پارٹی کی تنظیم شروع کی گئی۔ اگست ۱۹۹۰ء میں تاجکستان میں اور اس کے تین ماہ بعد نومبر میں ازبکستان میں پارٹی کام کرنے لگی۔

پارٹی کو تاجکستان میں قانونی حیثیت سے تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ سابق سوویت یونین کے حکام نے بھی اسے تسلیم کر لیا تھا لیکن ازبکستان میں اسے ابھی تک سرکاری طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔

ایسا کیوں ہے کہ جس کام کی سابق سوویت یونین میں اجازت تھی، ازبکستان کی مسلم جمہوریہ میں اس کی اجازت نہیں ہے؟

جب ہم نے ماسکو کے حکام کو بتایا کہ وہ پہلے ہی ایک مسیحی سیاسی جماعت کی تشکیل کی اجازت دے چکے ہیں اور مسلمانوں کو اپنا پروگرام اور نقطۂ نظر پیش کرنے کا حق ہے، تو انہوں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ ازبکستان ایک سیکولر ریاست ہے اور اس کے قوانین ایک اسلامی جماعت کی تشکیل کی اجازت نہیں دیتے۔

لیکن سابق سوویت یونین بھی تو ایک سیکولر ریاست تھی؟

ہاں سیکولر لیکن جمہوری۔ اس کے برعکس مسلمان جمہوریاؤں پر بیرونی دباؤ بہت زیادہ ہے کہ وہ اسلام کو سیاسی قوت کے طور پر ابھرنے کی اجازت نہ دیں اور ان ریاستوں میں سے بعض فیڈریشن آف رشیا سے بھی زیادہ سیکولر بننے کی کوشش کرتی ہیں۔

تاہم ہمارا خیال ہے کہ اسلام کے لیے کسی سے منظوری لینے کی ضرورت نہیں۔ ہم اسلام کا علم پھیلا کر معاشرے کی طرف سے اپنے اوپر عائد شدہ فرض ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

گزشتہ ۷۰ سال میں ہمارے لوگوں کو اسلام کے متعلق جاننے کا بہت کم موقع ملا ہے۔ ان کا پہلا حق اسلام کو جاننے اور سمجھنے کا حق ہے اور یہ جاننے کا کہ اس کا اُن سے کیا مطالبہ ہے؟ لوگوں کے درمیان دین سیکھنے سکھانے کے لیے جماعتوں اور مطالعاتی گروپوں کی تشکیل، نیز دعوت و تبلیغ سے متعلق دوسری سرگرمیوں میں حزبِ نہضت اسلامی مدد دے رہی ہے۔ "حزب نہضت اسلامی" اسلامی روایت کے لحاظ سے ایک سیاسی جماعت ہے نہ کہ یورپی روایت کے مطابق۔

استرخان کے اجلاس کا پس منظر کیا ہے؟

بلاشبہ غیر رسمی طور پر پارٹی پندرہ سال سے کام کر رہی تھی اور اس عرصے میں متعدد افراد اور اسلامی گروہوں سے جو مختلف جمہوریاؤں میں اپنے طور پر کام کر رہے تھے، تبادلہ خیالات ہوا اور ان سے روابط قائم ہوئے۔ دوسرے اسباب کے ساتھ ساتھ سوویت یونین کی اس پالیسی سے ہمیں بہت مدد ملی جس کے مطابق مسلمان اور تیسری دنیا کے ممالک سے طلبہ کو نظریاتی تربیت اور تعلیم کے لیے روس بلایا جاتا تھا تاکہ یہ طلبہ واپس جا کر اپنے ملک میں لینن ازم اور مارکس ازم کا پیغام پھیلا سکیں۔ ان طالب علموں میں سے بعض نہ صرف بیرونی دنیا سے ہمارے تعلق کا ذریعہ بنے بلکہ ان کے توسط سے ہمیں سوویت یونین میں اسلامی گروہوں سے رابطہ استوار کرنے کا موقع ملا۔ مختصر یہ کہ دنیا کو جب مارکسی ریاست کے خاتمے کا علم ہوا تو "حزبِ نہضتِ اسلامی" بہت عرصہ پہلے سے اس خطّے میں کام کر رہی تھی۔

اشتمالی آمریت کی موت کے ساتھ ہم نے پارٹی کا دستور مرتّب کیا اور اس کے وجود کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔

ان پندرہ سالوں سے پہلے اور بعد میں کیا ہوتا رہا؟

ایک بات واضح ہے کہ ایک صدی سے زائد کی بے پناہ دہشت، ایذا رسانی اور دباؤ کے باوجود مسلمانوں نے کبھی شکست قبول نہ کی۔ وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ اسلام "الحق" [سچ] ہے اور حق کبھی مر نہیں سکتا۔ اسلام ان کی حفاظت کا محتاج نہ تھا بلکہ اس کی حفاظت خدا نے اپنے ذمّے لی ہے۔ ہم اسلام کے مستقبل کے بارے میں کبھی فکرمند نہ ہوئے۔ ہم کہتے تھے کہ ہمیں اپنی صلاحیتوں کے مطابق بھرپور کام کرنا ہے اور نتیجہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اسلام کو زندہ رکھنے کا زیادہ تر کریڈٹ علماء کو جاتا ہے جنھوں نے خطرات اور مصیبتوں کو اہمیت نہ دی۔ انھوں نے خاموشی اور غیر رسمی طور پر نہایت صبر و سکون، دل جمعی اور لگن کے ساتھ اسلامی تعلیم دینے کا کام انجام دیا۔ ان میں سے بعض کو ہم جانتے ہیں اور بعض کو نہیں، لیکن ان سب کی محرّک اللہ تعالیٰ کی خوشنودی تھی نہ کہ دنیا میں کوئی بدلہ یا عہدہ۔ ان سے اسلامی تعلیم حاصل کرنے والے کسی

ڈگری یا ڈپلومے کی تلاش میں نہ تھے۔ وہ بھی ان ہی کی طرح کامل مخلص تھے، اُن طلبہ نے آگے دوسرے طلبہ کو پڑھایا جنھوں نے اپنے علم کو طلبہ کے ایک اور گروہ تک پہنچایا۔ اس طرح علم کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

علماء کے پاس کیا تعلیمی لوازمہ تھا؟

انھوں نے قرآن، اس کی تفسیر، حدیث، فقہ، حیات صحابہ، عربی زبان اور مسلم دنیا پر وہ سارا لوازمہ اکٹھا کر لیا جو اس وقت مقامی طور پر دستیاب تھا اور اسے استعمال کرتے رہے۔ انھوں نے اپنے نوٹس تیار کر لیے تھے اور ہمیشہ ان اسلامی کتابوں کی تلاش میں رہتے تھے جو کسی نہ کسی طرح اس وقت تک سوویت یونین کے نجی کتب خانوں میں بچ گئی تھیں۔

آپ نے خود اسلام کا مطالعہ کیسے کیا؟

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں میرے والد نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ان کے سب بیٹے اسلام کی خدمت کے لیے زندگی وقف کر دیں گے۔ میرے بھائیوں میں سے تین حافظ قرآن ہیں۔ اس زمانے میں کھیتی باڑی ان لوگوں کے لیے مثالی پیشہ تھی جو اسلام کا مطالعہ اور اس کے لیے کام کرنا چاہتے تھے۔

میں نے استاد نورالدین سے پڑھا جنھوں نے خود بخارا اور قوقند میں پڑھا تھا۔ بالشویک انقلاب سے پہلے قوقند وسطی ایشیا میں اسلامی تعلیم کا ایک اہم مرکز تھا۔ میں نے فرغانہ میں عربی پڑھی۔ فرغانہ سے میں تاشقند چلا گیا جہاں میں نے استاد سلیمان قاری (م ۱۹۷۶ء) کے زیر نگرانی فارسی زبان سیکھی۔ استاد سلیمان قاری سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں استاد سراج الدین داغستانی کے پاس چلا گیا جن سے میں نے شعر و ادب پڑھا۔

جوں جوں ہم اپنے تعلیمی مراحل سے گزرے اور اپنے ہم خیال لوگوں سے واقف ہوئے تو ہمارے دل میں زیادہ منظم طریقے سے کام کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ اندجان میں رحمت اللہ، عبدالولی اور دوسرے بھائی تھے جنھوں نے "حزبِ نہضت اسلامی" کی داغ بیل ڈالی۔ رحمت اللہ ہمارے امیر مقرر ہوئے لیکن اس بات کا علم کے۔جی۔بی کو ہو گیا اور وہ سڑک کے ایک حادثے میں "جاں بحق" ہو گئے۔

تاہم اس حادثے نے ہمارے ارادے اور عزم مصمم کو متاثر نہ کیا۔ وسطی ایشیا کی تمام سابق جمہوریاؤں کے ساتھ ساتھ فیڈریشن آف رشیا کے مسلمان حلقوں میں "حزبِ نہضت اسلامی" کے پروگرام کے حق میں حمایت بڑھتی رہی۔ روسی، ازبک اور دوسری ترک زبانوں میں "حزبِ نہضت اسلامی" کا لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں چھپا ہے مگر ابھی تک ہم اسلامی کتابوں کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری نہیں کر

سکے۔

ماسکو میں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وسطی ایشیا کی ریاستیں زیادہ دیر تک آزادی برقرار نہ رکھ سکیں گی اور دوبارہ ان سے جاملیں گی۔ کیا آپ اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں؟

میرا خیال ہے کہ ایسی خوش فہمی خود روس کے لیے خطرناک ہے، کیونکہ یہ رویّہ انہیں اپنے مسائل کے حل کے لیے صلاحیتیں استعمال کرنے کی بجائے باہر دیکھنے پر مجبور کرے گا، لیکن میں نہیں سمجھتا کہ سنجیدگی سے کوئی ان خطوط پر سوچ رہا ہے۔

کیا اس بات کا امکان ہے کہ وسطی ایشیا کا منظر نامہ افغانستان جیسا ہو جائے؟

افغانستان جیسے منظر نامے کے نتیجے میں افغانستان ہی کی طرح کا ردِ عمل ہوگا۔ کمیونسٹ اور زار شاہی دور کے علاوہ ہم ہمیشہ آزاد رہے ہیں اور اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ لوگ دوبارہ گزشتہ تلخ ماضی کا تجربہ دہرائیں۔

"حزبِ نہضت اسلامی" کے سامنے ترجیحی کام کیا ہیں؟

ہم دعوت و تبلیغ اور تعلیم کے ذریعے معاشرے میں تبدیلی لانے کا کام کر رہے ہیں۔ ہماری اوّلین ترجیح تعلیم ہے اور ہم انفرادی و اجتماعی جواب دہی کا شعور پیدا کر رہے ہیں۔ اسلام میں طاقت بندوق کی نالی سے جنم نہیں لیتی بلکہ لوگوں کے دلوں سے پھوٹتی ہے۔ "حزبِ نہضت اسلامی" کو طاقت کی "کوالٹی" (معیار) کے بارے میں فکرمندی ہے۔ طاقت جو "اللہ کی امانت" کے طور پر استعمال ہوتی ہے نہ کہ "خدائی حق" کی حیثیت سے۔ [ترجمہ: شاہد فاروق]